سورہ نمبر
(۱۲)

سُوۡرَۃُ یُوۡسُف

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَۃُ یُوْسُف

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہود کے ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور سورۂ یوسف پڑھ رہے تھے انھوں نے بھی موافقت کی اور عرض کہ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورہ آپ کو کس نے سکھائی حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی تعلیم دی، جب حضور سے ان عالم نے یہ سنا تو انھیں حیرت ہوئی پھر وہ یہود کے پاس آئے اور ان سے کہا اللہ کی قسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قرآن پڑھتے ہیں (وہ کلام ویسا ہی ہے) جیسا تورات میں نازل ہوا پھر وہ یہود کی ایک جماعت کے ساتھ چلے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے انھوں نے جانی پہچانی صفت کے مطابق حضور کو پایا اور مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سورۂ یوسف کی قراءت سننے لگے اور حیرت زدہ رہ گئے اور ان سب نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا۔ (در منثور ص:۲، ج:۴، دلائل از بیہقی)

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ یوسف مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱) اس میں ۱۱۱ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ بیشک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم
تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ
سمجھو ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں ف۳ اس لیے
اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ
کہ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بے شک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی یاد کرو
قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ
جب یوسف نے اپنے باپ ف۱۱ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ
سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا ف۱۲ کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے
عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ
نہ کہنا ف۱۳ کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے ف۱۴ بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ف۱۵

ف۱ سورہ یوسف مکیہ ہے اس میں بارہ ۱۲ رکوع اور ایک سو گیارہ ۱۱۱ آیتیں اور ایک ہزار چھ سو ۱۶۰۰ کلمے اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ ۷۱۶۶ حرف ہیں شانِ نزول علماء یہود نے اشرافِ عرب سے کہا تھا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ اولاد حضرت یعقوب ملک شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور ان کے وہاں جا کر آباد ہونے کا کیا سبب ہوا اور حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والتسلیمات کا واقعہ کیا ہے اس پر یہ سورۃ مبارکہ نازل ہوئی ف۲ جس کا اعجاز ظاہر اور من عند اللہ ہونا واضح اور معانی اہل علم کے نزدیک غیر مشتبہ ہیں اور اس میں حلال و حرام حدود و احکام صاف بیان فرمائے گئے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں متقدمین کے احوال روشن طور پر مذکور ہیں اور حق و باطل کو ممتاز کر دیا گیا ہے ف۳ جو بہت سے عجائب و غرائب اور حکمتوں اور عبرتوں پر مشتمل ہے اور اس میں دین و دنیا کے بہت فوائد اور سلاطین و رعایا اور علماء کے احوال اور عورتوں کے خصائل اور دشمنوں کی ایذاؤں پر صبر اور ان پر قابو پانے کے بعد ان سے تجاوز کرنے کا نفیس بیان ہے جس سے سننے والے میں نیک سیرتی اور پاکیزہ خصائل پیدا ہوتے ہیں صاحب بحر الحقائق نے کہا کہ اس بیان کا احسن ہونا اس سبب سے ہے کہ یہ قصہ انسان کے احوال کے ساتھ کمال مشابہت رکھتا ہے اگر یوسف سے دل کو اور یعقوب سے روح کو اور راحیل سے نفس کو برادرانِ یوسف سے قویٰ و حواس کو تعبیر کیا جائے اور تمام قصہ کو انسان کے حالات سے مطابقت دی جائے چنانچہ انہوں نے وہ مطابقت بیان بھی کی ہے جو یہاں بنظر اختصار درج نہیں کی جاتی

ع ۱۴ — منزل ۳

ف۱۱ حضرت یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام ف۱۲ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ ستارے اترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں ان سب نے آپ کو سجدہ کیا یہ خواب شب جمعہ کو دیکھا یہ رات شب قدر تھی ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے سدی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا اس لیے قمر سے آپ کی خالہ مراد ہیں اور سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حقیقۃً سجدہ ہی مراد ہے کیونکہ اس زمانہ میں سلام کی طرح سجدہ تحیت تھا حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی عمر شریف اس وقت بارہ سال کی تھی اور سات اور سترہ کے قول بھی آئے ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سے بہت زیادہ محبت تھی اس لیے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر مطلع تھے اس لیے جب حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ خواب دیکھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے ف۱۳ کیونکہ وہ اس کی تعبیر کو سمجھ لیں گے حضرت یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو نبوت کے لیے برگزیدہ فرمائے گا اور دارین کی نعمتیں اور شرف عنایت کرے گا اس لیے آپ کو بھائیوں کے حسد کا اندیشہ ہوا اور آپ نے فرمایا ف۱۴ اور تمہاری ہلاکت کی کوئی تدبیر سوچیں گے ف۱۵ ان کو کید و حسد پر ابھارے گا اس میں ایماء ہے کہ برادرانِ یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اگر حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے ایذا و ضرر پر اقدام کریں گے تو اس کا سبب وسوسہ شیطان ہوگا (خازن) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے چاہیے کہ اس کو محب سے بیان کیا جائے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی دیکھنے والا وہ خواب دیکھے تو چاہیے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے اور یہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّهٖ وَاَثَرِ رُؤْيَا۔

مُّبِينٌ ﴿٥﴾ وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا ف۱ اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا ف۲

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ

اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر ف۳ جس طرح تیرے پہلے دونوں

مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦﴾ لَّقَدْ

باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی ف۴ بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے بیشک

كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ ﴿٧﴾ إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ

یوسف اور اسکے بھائیوں میں ف۵ پوچھنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ف۶ جب بولے ف۷ کہ ضرور یوسف

وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي

اور اسکا بھائی ف۸ ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں ف۹ بیشک ہمارے باپ صراحۃً انکی

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٨﴾ اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ

محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ف۱۰ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ ف۱۱ کہ تمھارے باپ کا منہ صرف

أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ﴿٩﴾ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ

تمھاری ہی طرف رہے ف۱۲ اور اسکے بعد پھر نیک ہو جانا ف۱۳ ان میں ایک کہنے والا ف۱۴ بولا یوسف کو

لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ

مارو نہیں ف۱۵ اور اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی چلتا اسے آکر

السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ﴿١٠﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ

لیجائے ف۱۶ اگر تمھیں کرنا ہے ف۱۷ بولے اے ہمارے باپ آپکو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملہ میں

يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ﴿١١﴾ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ

ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ہم تو اسکے خیر خواہ ہیں کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے کہ میوے کھائے اور کھیلے ف۱۸

وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿١٢﴾ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ

اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں ف۱۹ بولا بیشک مجھے رنج دیگا کہ اسے لیجاؤ ف۲۰ اور ڈرتا ہوں

أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ﴿١٣﴾ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ

کہ اسے بھیڑیا کھالے ف۲۱ اور تم اس سے بےخبر رہو ف۲۲ بولے اگر اسے

ف۱ اجتبار یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی بندے کو برگزیدہ کر لینا یعنی چن لینا اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی بندے کو فیض ربانی کیساتھ مخصوص کرے جس سے اسکو طرح طرح کے کرامات و کمالات بےسعی و محنت حاصل ہوں یہ مرتبہ انبیار کیساتھ خاص ہے اور انکی بدولت انکے مقربین صدیقین و شہدار و صالحین بھی اس نعمت سے سرفراز کیے جاتے ہیں ف۲ علم و حکمت عطا کریگا اور کتب سابقہ اور احادیث انبیار کے غوامض کشف فرمائے گا اور مفسرین نے اس سے تعبیر خواب بھی مراد لی ہے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام تعبیر خواب کے بڑے ماہر تھے ف۳ نبوت عطا فرما کر جو اعلیٰ مناصب میں سے ہے اور خلق کے تمام منصب اس سے فروتر ہیں اور سلطنتیں دے کر دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز کرکے ف۴ کہ انھیں نبوت عطا فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا اس نعمت سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نار نمرود سے خلاصی دی اور اپنا خلیل بنایا اور حضرت اسحٰق علیہ الصلاۃ والسلام کو حضرت یعقوب اور اسباط عنایت کیے ف۵ حضرت یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام کی پہلی بی بی لیا بنت لیان آپکے ماموں کی بیٹی ہیں انسے آپکے چھ فرزند ہوئے روبیل شمعون لاوی یہودا زبولون یشجر اور چار بیٹے حرم سے ہوئے دان نفتالی جاد آشر انکی مائیں زلفہ اور بلہہ لیا کے انتقال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے انکی بہن راحیل سے نکاح فرمایا انسے دو فرزند ہوئے یوسف بنیامین یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے ہیں انھیں کو اسباط کہتے ہیں ف۶ پوچھنے والوں سے یہود مراد ہیں جنھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا حال اور اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کے خطہ کنعان سے سرزمین مصر کی طرف منتقل ہونیکا سبب دریافت کیا تھا جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے حالات بیان فرمائے اور یہود نے انکو توریت کے مطابق پایا تو انھیں حیرت ہوئی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتابیں پڑھنے اور علمار و احبار کی مجلس میں بیٹھنے اور کسی سے کچھ سیکھنے کے بغیر اسقدر صحیح واقعات کیسے بیان فرمائے یہ دلیل ہے کہ آپ ضرور نبی ہیں اور قرآن پاک ضرور وحی الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپکو علم قدس سے مشرف فرمایا علاوہ بریں اس واقعہ میں بہت سی عبرتیں اور نصیحتیں اور حکمتیں ہیں ف۷ برادران حضرت یوسف ف۸ حقیقی بنیامین ف۹ قوی ہیں زیادہ کام آسکتے ہیں زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام چھوٹے ہیں کیا کام کرسکتے ہیں ف۱۰ اور یہ بات انکے خیال میں نہ آئی کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی والدہ کا انکی صغرسنی میں انتقال ہوگیا اسلیے وہ مزید شفقت و محبت کے مورد ہوئے اور انمیں رشد و نجابت کی وہ نشانیاں پائی جاتی ہیں جو دوسرے بھائیوں میں نہیں ہیں یہ سبب ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام کو حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کیساتھ زیادہ محبت ہے یہ سب باتیں خیال نہ لاکر انھیں اپنے والد ماجد کا حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا اور انھوں نے باہم ملکر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہیے جس سے ہمارے والد صاحب کو ہماری طرف زیادہ التفات ہو بعض مفسرین نے کہا ہے کہ شیطان بھی اس مجلس مشورہ میں شریک ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے قتل کی رائے دی اور گفتگو اور مشورہ اسطرح ہوئی ف۱۱ آباد ہوگے وہ سب یہی صورتیں ہیں جن ف۱۲ اور انھیں فقط تمہاری ہی محبت ہو اور کسی کی نہیں ف۱۳ اور توبہ کرلینا ف۱۴ یعنی یہودا یا روبیل ف۱۵ کیونکہ قتل گناہ عظیم ہے ف۱۶ یعنی کوئی مسافر وہاں گزرے اور کسی ملک کو انھیں لیجائے اس سے بھی غرض حاصل ہے کہ نہ وہ یہاں رہیں گے نہ والد صاحب کی نظر عنایت اسطرح ان پر ہوگی ف۱۷ اسمیں اشارہ ہے کہ چاہیے تو یہ کہ کچھ بھی نہ کرو لیکن اگر تم نے ارادہ ہی کر لیا ہے تو بس اتنے ہی پر کرو چنانچہ سب اس پر متفق ہوگئے اور اپنے والد سے ف۱۸ یعنی تفریح کرے حلال مشاغل سے لطف اندوز ہوں مثل شکار اور تیراندازی وغیرہ کرو ف۱۹ انکی پوری نگہداشت رکھیں گے ف۲۰ کیونکہ انکی ایک ساعت کی جدائی گوارا نہیں ہے ف۲۱ کیونکہ اس سرزمین میں بھیڑیے بکثرت تھے ف۲۲ اور اپنی سیر و تفریح میں مشغول ہو جاؤ

منزل ۳ ع ۱۱

ف لہٰذا انھیں ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تقدیر الٰہی یونہی تھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور وقت روانگی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص جو حریر جنت کی تھی اور جس وقت کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے اتار کر آگ میں ڈالا گیا تھا حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ قمیص آپکو پہنائی تھی وہ قمیص مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو اور ان سے انکے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچی تھی وہ قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام نے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈالدی ف۲ اس طرح کہ جبتک حضرت یعقوب علیہ السلام انھیں دیکھتے رہے وہ انکو اپنے کندھوں پر سوار کئے ہوئے عزت و آرام کیساتھ لے گئے جب دور نکل گئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے غائب ہوگئے تو انھوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین پر دے پٹکا اور دلوں میں جو عداوت تھی وہ ظاہر ہوئی جس طرف جاتے تھے وہ مارتے تھے اور طعنے دیتے تھے اور خواب جو کسی طرح انھوں نے سن پایا تھا اس پر تشنیع کرتے تھے اور کہتے تھے اپنے خواب کو بلا وہ اب تجھے ہمارے ہاتھوں سے چھڑائے جب سختیاں حد کو پہونچیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے یہودا سے کہا خدا سے ڈر اور ان لوگوں کو ان زیادتیوں سے روک یہودا نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ تم نے مجھ سے کیا عہد کیا تھا یاد کرو قتل کی نہیں ٹھہری تھی تب وہ ان حرکتوں سے باز آئے ف۳ چنانچہ انھوں نے ایسا کیا یہ کنواں کنعان سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر حوالی بیت المقدس یا سرزمین اردن میں واقع تھا اوپر سے اسکا منہ تنگ تھا اور اندر سے فراخ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قمیص اتار کر کنوئیں میں چھوڑا جب وہ اسکی نصف گہرائی تک پہنچے تو رسی چھوڑ دی تاکہ آپ پانی میں گر کر ہلاک ہوجائیں حضرت جبریل امین بحکم الٰہی پہونچے اور انھوں نے آپکو ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنوئیں میں تھا اور آپکے ہاتھ کھولدیے اور روانگی کیوقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قمیص جو تعویذ بنا کر آپکے گلے میں ڈالدیا تھا وہ کھولکر آپ کو پہنا دیا اس سے اس اندھیرے کنوئیں میں روشنی ہوگئی سبحان اللہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبارک اجساد شریفہ سے کیا برکت ہے کہ ایک قمیص جو اس بابرکت بدن سے مس ہوا اس نے اندھیرے کنوئیں کو روشن کردیا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ ملبوسات اور آثار مقبولان حق سے برکت حاصل کرنا شرع میں ثابت اور انبیاء کی سنت ہے ف۴ بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام کے یا بطریق الہام کہ آپ غمگین نہ ہوں ہم آپکو گہرے چاہ سے بلند جاہ پر پہنچائیں گے اور تمہارے بھائیوں کو حاجتمند بنا کر تمہارے پاس لائینگے اور انھیں تمہارے زیر فرمان کرینگے اور ایسا ہوگا ف۵ جو انھوں نے اس وقت تمہارے ساتھ کیا ف۶ کہ تم یوسف ہو کیونکہ اسوقت آپکی شان ایسی رفیع ہوگی آپ اس مسند سلطنت و حکومت پر ہونگے کہ وہ آپکو نہ پہچانیں گے الحاصل برادران یوسف علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالکر واپس ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قمیص جو اتار لیا تھا اسکو ایک بکری کے بچے کے خون میں رنگ کر ساتھ لے لیا ف۷ جب مکان کے قریب پہنچے اور انکے چیخنے کی آواز حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے اور فرمایا اے میرے فرزندو کیا تمہیں بکریوں میں کچھ نقصان ہوا انھوں نے کہا نہیں فرمایا پھر کیا مصیبت پہنچی اور یوسف کہاں ہیں ف۸ یعنی ہم آپس میں ایک دوسرے سے دوڑ کرتے تھے کہ کون آگے نکلے اس دوڑ میں ہم دور نکل گئے ف۹ کیونکہ نہ ہمارے ساتھ کوئی گواہ ہے نہ کوئی ایسی دلیل و علامت ہے جس سے ہماری راست گوئی ثابت ہو ف۱۰ اور قمیص کو پھاڑنا بھول گئے حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ قمیص اپنے چہرۂ مبارک پر رکھکر بہت روئے اور فرمایا عجب طرح کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو کھا گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک بھیڑیا پکڑ لائے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ یہ بھیڑیا ہے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھایا ہے آپ نے اس بھیڑیئے سے دریافت فرمایا وہ بحکم الٰہی گویا ہوا اور کہنے لگا حضور نہ میں نے آپکے فرزند کو کھایا اور نہ انبیاء کیساتھ کوئی بھیڑیا ایسا کرسکتا ہے حضرت نے اس بھیڑیئے کو چھوڑ دیا اور بیٹوں سے ف۱۱ اور واقعہ اسکے خلاف ہے ف۱۲ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تین روز کنوئیں میں رہے اسکے بعد اللہ نے انھیں اس سے نجات عطا فرمائی ف۱۳ جو مدین سے مصر کی طرف جارہا تھا وہ راستہ بہک کر اس جنگل میں آپڑا جہاں آبادی سے بہت دور یہ کنواں تھا اور اسکا پانی کھاری تھا مگر حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت سے میٹھا ہوگیا جب وہ قافلہ والے اس کنوئیں کے قریب اترے تو ف۱۴ جسکا نام مالک بن ذعر خزاعی تھا یہ شخص مدین کا رہنے والا تھا جب وہ کنوئیں پر پہنچا ف۱۵ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے وہ ڈول پکڑ لیا اور اسمیں لٹک گئے مالک نے ڈول کھینچا آپ باہر تشریف لائے اس نے آپکا حسن عالم افروز دیکھا تو نہایت خوشی میں آکر اپنے یاروں کو مژدہ دیا ف۱۶ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جو اس جنگل میں اپنی بکریاں چراتے تھے وہ دیکھ بھال رکھتے تھے آج جو انھوں نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں نہ دیکھا تو انھیں تلاش ہوئی اور قافلہ میں پہنچے وہاں انھوں نے مالک بن ذعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے کہ یہ غلام ہمارا ہے

الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخٰسِرُونَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهٖ وَ

بھیڑیا کھا جائے اور ہم ایک جماعت ہیں جب تو ہم کسی مصرف کے نہیں ف۱ پھر جب اسے لے گئے ف۲ اور

أَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم

سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں ف۳ اور ہم نے اسے وحی بھیجی ف۴ کہ ضرور تو انھیں انکا

بِأَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۵﴾ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ﴿۱۶﴾

یہ کام جتا دیگا ف۵ ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہونگے ف۶ اور رات ہوئے اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے ف۷

قَالُوا يٰأَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا

بولے اے ہمارے باپ ہم دوڑ کرتے نکل گئے ف۸ اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اسے

فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِينَ ﴿۱۷﴾ وَ

بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کرینگے اگرچہ ہم سچے ہوں ف۹ اور

جَاءُوا عَلٰى قَمِيصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ

اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے ف۱۰ کہا بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنالی ہے

أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ ﴿۱۸﴾ وَجَاءَتْ

ف۱۱ تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو ف۱۲ اور ایک قافلہ

سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلٰى دَلْوَهٗ ۖ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۚ

آیا ف۱۳ انھوں نے اپنا پانی لانے والا بھیجا ف۱۴ تو اس نے اپنا ڈول ڈالا ف۱۵ بولا آہا کیسی خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا

وَأَسَرُّوهُ بِضٰعَةً ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ

ہے اور اسے ایک پونجی بنا کر چھپا لیا ف۱۶ اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور بھائیوں نے اسے کھوٹے داموں گنتی کے

دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ ۚ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزّٰهِدِينَ ﴿۲۰﴾ وَقَالَ الَّذِي

روپوں پر بیچ ڈالا ف۱۷ اور انھیں اس میں کچھ رغبت نہ تھی ف۱۸ اور مصر کے جس شخص نے

اشْتَرٰىهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهٖ أَكْرِمِي مَثْوٰىهُ عَسٰى أَن يَنفَعَنَا

اسے خریدا وہ اپنی عورت سے بولا ف۱۹ انھیں عزت سے رکھو ف۲۰ شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے

أَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۚ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ

ف۲۱ یا ان کو ہم بیٹا بنائیں ف۲۲ اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جماؤ دیا اور اس لیے کہ اسے

بھاگ آیا ہے کسی کام کا نہیں ہے نافرمان ہے اگر خرید و تو ہم اسے سستا بیچ دیں گے پھر اسے کہیں اتنی دور لیجانا کہ اسکی خبر بھی ہمارے سننے میں نہ آئے حضرت یوسف علیہ السلام انکے خوف سے خاموش کھڑے رہے اور آپ نے کچھ نہ فرمایا ف۱۷ جنکی تعداد بقول قتادہ بیس درہم تھی ف۱۸ پھر مالک بن ذعر اور اسکے ساتھی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصر میں لائے اس زمانہ میں مصر کا بادشاہ ریان بن ولید بن نزدان عملیقی تھا اور اس نے اپنی عنان سلطنت قطفیر مصری کے ہاتھ میں دے رکھی تھی تمام خزائن اسی کے تحت تصرف تھے اسکو عزیز مصر کہتے تھے اور وہ بادشاہ کا وزیر اعظم تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں بیچنے کیلئے لائے گئے تو ہر شخص کے دل میں آپکی طلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی یہانتک کہ آپکے وزن کے برابر سونا اتنی ہی چاندی اتنا ہی مشک اتنا ہی حریر قیمت مقرر ہوئی اور عمر شریف اسوقت تیرہ یا سترہ سال کی تھی عزیز مصر نے اس قیمت پر آپکو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا دوسرے خریدار اسکے مقابلہ میں خاموش ہوگئے ف۱۹ جسکا نام زلیخا تھا ف۲۰ قیام گاہ نفیس ہو لباس و خوراک اعلیٰ قسم کی ہو ف۲۱ اور وہ ہمارے کاموں میں ہمیں اچھا مشورہ دیں اور ہمارے لیے نافع اور بہتر مددگار ہوں اور امور سلطنت و ملک داری کے سرانجام میں ہمارے کام آئیں کیونکہ رشد کے آثار انکے چہرے سے نمودار ہیں ف۲۲ یہ قطفیر نے اس لیے کہا کہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔

منزل ۳

ع ۱۲ ۱۴

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
باتوں کا انجام سکھائیں ف۱ اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَ
آدمی نہیں جانتے اور جب اپنی پوری قوت کو پہنچا ف۲ ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۳ و

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ
اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور وہ جس عورت ف۴ کے گھر میں تھا اس نے اسے لبھایا کہ اپنا

نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ
آپا نہ روکے ف۵ اور دروازے سب بند کر دیئے ف۶ اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں ف۷ کہا اللہ کی پناہ ف۸

اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ
وہ عزیز تو میرا رب یعنی پرورش کرنے والا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ف۹ بیشک ظالموں کا بھلا نہیں ہوتا اور بیشک عورت نے اس کا ارادہ کیا

بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ
اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا ف۱۰ ہم نے یوں ہی کیا کہ اس سے برائی اور بے حیائی کو

السُّوْۤءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا
پھیر دیں ف۱۱ بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ف۱۲ اور دونوں دروازے

الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ
کی طرف دوڑے ف۱۳ اور عورت نے اس کا کرتا پیچھے سے چیر لیا اور دونوں کو عورت کا میاں ف۱۴ دروازے کے پاس ملا ف۱۵

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۤءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ
بولی کیا سزا ہے اس کی جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی ف۱۶ مگر یہ کہ قید کیا جائے یا دکھ کی مار

اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِىَ رَاوَدَتْنِىْ عَنْ نَّفْسِىْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ
ف۱۷ کہا اس نے مجھ کو لبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں ف۱۸ اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے

اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾
ف۱۹ گواہی دی اگر ان کا کرتا آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے اور انہوں نے غلط کہا ف۲۰

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾
اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے ف۲۱

ف۱ یعنی خوابوں کی تعبیر ف۲ شباب اپنی نہایت پر آیا اور عمر شریف بقول ضحاک بیس سال کی اور بقول سدی تیس کی اور بقول کلبی اٹھارہ اور تیس کے درمیان ہوئی ف۳ یعنی علم باعمل اور فقاہت فی الدین عنایت کی بعض علماء نے کہا کہ حکم سے قول صواب اور علم سے تعبیر خواب مراد ہے بعض نے فرمایا علم حقائق اشیاء کا جاننا اور حکمت علم کے مطابق عمل کرنا ہے ف۴ یعنی زلیخا ف۵ اور اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی ناجائز خواہش کو پورا کرے زلیخا کے مکان میں یکے بعد دیگر سات دروازے تھے اس نے حضرت یوسف علیہ السلام پر تو یہ خواہش پیش کی ف۶ مقفل کر ڈالے ف۷ حضرت یوسف علیہ السلام نے ف۸ وہ مجھے اس قباحت سے بچائے جس کی تو طلبگار ہے مدعا یہ تھا کہ یہ فعل حرام ہے میں اس کے پاس جانے والا نہیں ف۹ اس کا بدلہ یہ نہیں کہ میں اس کے اہل میں خیانت کروں جو ایسا کرے وہ ظالم ہے ف۱۰ مگر حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے رب کی برہان دیکھی اور اس ارادہ فاسدہ سے محفوظ رہے وہ برہان عصمت نبوت ہے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے نفوس طاہرہ کو اخلاق ذمیمہ و افعال رذیلہ سے پاک پیدا کیا ہے اور اخلاق شریفہ طاہرہ مقدسہ پر ان کی خلقت فرمائی ہے اس لیے وہ ہر ناکردنی فعل سے باز رہتے ہیں ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زلیخا آپ کے درپے ہوئی اس وقت آپ نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا کہ انگشت مبارک دندان اقدس کے نیچے دبا کر اجتناب کا اشارہ فرماتے ہیں ف۱۱ اور خیانت و زنا سے محفوظ رکھیں ف۱۲ جنہیں ہم نے برگزیدہ کیا ہے اور جو ہماری طاعت میں اخلاص رکھتے ہیں الحاصل جب زلیخا آپ کے درپے ہوئی تو حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام بھاگے اور زلیخا ان کے پیچھے انہیں پکڑنے بھاگی حضرت جس جس دروازے پر پہنچتے جاتے تھے اس کا قفل کھل کر گرتا چلا جاتا تھا ف۱۳ آخر کار زلیخا حضرت تک پہونچی اور اس نے آپ کا کرتا پیچھے سے پکڑ کر آپ کو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں مگر آپ غالب آئے ف۱۴ یعنی عزیز مصر ف۱۵ فوراً ہی زلیخا نے اپنی براءت ظاہر کرنے اور حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنے مکر سے خائف کرنے کے لیے حیلہ تراشا اور شوہر سے ف۱۶ اتنا کہہ کر اسے اندیشہ ہوا کہ کہیں عزیز طیش میں آکر حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے قتل کے درپے نہ ہو جائے اور یہ زلیخا کی شدت محبت کب گوارا کر سکتی تھی اس لیے اس نے یہ کہا ف۱۷ یعنی اس کو کوڑے لگائے جائیں جب حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لیے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ نے اپنی براءت کا اظہار اور حقیقت حال کا بیان ضروری سمجھا اور ف۱۸ یعنی یہ مجھ سے فعل قبیح کی طلبگار رہی میں نے اس سے انکار کیا اور میں بھاگا عزیز نے کہا یہ بات کس طرح باور کی جائے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ گھر میں ایک چار مہینے کا بچہ پالنے میں تھا جو زلیخا کے ماموں کا لڑکا ہے اس سے دریافت کرنا چاہیے عزیز نے کہا کہ چار مہینے کا بچہ کیا جانے اور کیسے بولے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو گویائی دینے اور اس سے میری بے گناہی کی شہادت ادا کرا دینے پر قادر ہے عزیز نے اس بچے سے دریافت کیا قدرت الٰہی سے وہ بچہ گویا ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی تصدیق کی اور زلیخا کے قول کو باطل بتایا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۱۹ یعنی اس بچے نے ف۲۰ کیونکہ یہ صورت بتاتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام آگے بڑھے اور زلیخا نے ان کو دفع کیا تو کرتا آگے سے پھٹا ف۲۱ اس لیے کہ یہ حال صاف بتاتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اس سے بھاگے تھے اور زلیخا پیچھے سے پکڑتی تھی اس لیے کرتا پیچھے سے پھٹا۔

منزل ۳

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ
پھر جب عزیز نے اسکا کرتا پیچھے سے چرا دیکھا ف۱ بولا بیشک یہ تم عورتوں کا چرتر ہے بیشک تمہارا چرتر

عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِىْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ
بڑا ہے ف۲ اے یوسف تم اس کا خیال نہ کرو ف۳ اور اے عورت تو اپنے گناہ کی معافی مانگ

اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـئِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِى الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ
ف۴ بیشک تو خطاواروں میں ہے ف۵ اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں ف۶ کہ عزیز کی بی بی اپنے

الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰٮهَا عَنْ نَّـفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَـنَرٰٮهَا فِىْ
نوجوان کا دل لبھاتی ہے بے شک انکی محبت اس کے دل میں پیر گئی ہے ہم تو اسے صریح خود رفتہ

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ
پاتے ہیں ف۷ تو جب زلیخا نے انکا چرچا سنا تو ان عورتوں کو بلا بھیجا ف۸ اور ان کے لیے

لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ
مسندیں تیار کیں ف۹ اور ان میں ہر ایک کو ایک چھری دی ف۱۰ اور یوسف ف۱۱ سے کہا ان پر نکل آؤ

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ
ف۱۲ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں ف۱۳ اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے ف۱۴

لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ
اور بولیں اللہ کو پاکی ہے یہ تو جنس بشر سے نہیں ف۱۵ یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ زلیخا نے کہا

الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ
تو یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں ف۱۶ اور بیشک میں نے انکا جی لبھانا چاہا تو انہوں نے اپنے آپ کو بچایا ف۱۷ اور

لَـئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ
بیشک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں پڑیں گے اور وہ ضرور ذلت اٹھائیں گے ف۱۸ یوسف نے

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِىْۤ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّىْ
عرض کی اے میرے رب مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اور اگر تو مجھ سے انکا کر نہ پھیرے گا ف۱۹

كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ
تو میں انکی طرف مائل ہونگا اور نادان بنوں گا تو اس کے رب نے اس کی سن لی

ف۱ اور جان لیا کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سچے ہیں اور زلیخا جھوٹی ہے ف۲ پھر حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر عزیز نے اس طرح معذرت کی ف۳ اور اس پر مغموم نہ ہو بیشک تم پاک ہو اور اس کلام سے یہ بھی مطلب تھا کہ اسکا کسی سے ذکر نہ کرو تاکہ چرچا نہ ہو اور شہرہ عام نہ ہو جائے **فائدہ** اس کے علاوہ بھی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی براءت کی بہت سی علامتیں موجود تھیں ایک تو یہ کہ کوئی شریف طبیعت انسان اپنے محسن کے ساتھ اس طرح کی خیانت روا نہیں رکھتا حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام باایں کرامت اخلاق کسطرح ایسا کر سکتے تھے دوم یہ کہ دیکھنے والوں نے آپکو بھاگتے آتے دیکھا اور طالب کی یہ شان نہیں ہوتی وہ در پے ہوتا ہے بھاگتا نہیں بھاگتا وہی ہے جو کسی بات پر مجبور کیا جائے اور وہ اسے گوارا نہ کرے سوم یہ کہ عورت نے انتہا درجہ کا سنگار کیا تھا اور وہ غیر معمولی زیب و زینت کی حالت میں تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رغبت و اہتمام محض اس کی طرف سے تھا چہارم حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والتسلیمات کا تقویٰ و طہارت جو ایک دراز مدت تک دیکھا جا چکا تھا اس سے آپکی طرف ایسے امر قبیح کی نسبت کسی طرح قابل اعتبار نہیں ہو سکتی تھی.... پھر عزیز مصر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ف۴ کہ تو نے بے گناہ پر تہمت لگائی ف۵ عزیز مصر نے اگرچہ اس قصہ کو بہت دبایا لیکن یہ خبر چھپ نہ سکی اور اسکا چرچا اور شہرہ ہو ہی گیا ف۶ یعنی شرفاء مصر کی عورتیں ف۷ کہ اس اشتغال میں اسکو اپنے ننگ و ناموس اور پردے و عفت کا لحاظ بھی نہ رہا ف۸ یعنی جب اُس نے سنا کہ اشراف مصر کی عورتیں اسکو حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی محبت پر ملامت کرتی ہیں تو اس نے چاہا کہ وہ اپنا عذر انھیں ظاہر کردے اس لیے اس نے انکی دعوت کی اور اشراف مصر کی چالیس عورتوں کو مدعو کر دیا انہیں وہ سب بھی تھیں جنہوں نے اس پر ملامت کی تھی زلیخا نے ان عورتوں کو بہت عزت و احترام کیساتھ مہمان بنایا ف۹ نہایت پر تکلف جن پر وہ بہت عزت و آرام سے تکیے لگا کر بیٹھیں اور دستر خوان بچھائے گئے اور قسم قسم کے کھانے اور میوے چنے گئے ف۱۰ تاکہ کھانے کے لیے اس سے گوشت کاٹیں اور میوے تراشیں ف۱۱ کو عمدہ لباس پہنا کر ف۱۲ پہلے تو آپ نے اس سے انکار کیا لیکن جب اصرار اور تاکید زیادہ ہوئی تو اس کی مخالفت کے اندیشہ سے آپکو آنا ہی پڑا ف۱۳ کیونکہ انہوں نے اس جمال عالم افروز کیساتھ نبوت و رسالت کے انوار اور تواضع و انکسار کے آثار اور شاہانہ ہیبت و اقتدار اور لذائذ مطعم اور صور جمیلہ کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی تعجب میں آ گئیں اور آپکی عظمت و ہیبت دلوں میں بھر گئی اور حسن و جمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود فراموشی ہو گئی ف۱۴ بجائے لیموں کے اور دل حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اصلاً احساس نہ ہوا ف۱۵ کہ ایسا حسن و جمال بشر میں دیکھا ہی نہیں گیا اور اس کے ساتھ نفس کی یہ طہارت کہ مصر کی عالی خاندان جمیلہ مخدرات طرح طرح کے نفیس لباسوں اور زیوروں سے آراستہ و پیراستہ سامنے موجود ہیں اور آپ کسی کی طرف نظر نہیں فرماتے اور قطعاً التفات نہیں کرتے ف۱۶ اب تم نے دیکھ لیا اور تمہیں معلوم ہو گیا کہ میری شیفتگی کچھ قابل تعجب اور جائے ملامت نہیں ف۱۷ اور کسی طرح میری طرف مائل نہ ہوئے اس پر مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا کہ آپ زلیخا کا کہنا مان لیجئے زلیخا بولی ف۱۸ اور چوروں اور قاتلوں اور نافرمانوں کیساتھ جیل میں رہیں گے کیونکہ انہوں نے میرا دل لیا اور میری نافرمانی کی اور فراق کی تلوار سے میرا خون بہایا تو یوسف (علیہ السلام) کو بھی خوشگوار کھانا پینا اور آرام کی نیند سونا میسر نہ ہوگا جیسا میں جدائی کی تکلیفوں میں مصیبتیں جھیلتی اور صدموں میں پریشانی کیساتھ وقت کاٹتی ہوں یہ بھی تو کچھ تکلیف اٹھائیں میرے ساتھ حریر میں شاہانہ سریر پر عیش گوارا نہیں ہے تو قید خانہ کے چبھنے والے بوریے پر ننگے جسم کو دکھانا گوارا کریں حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام یہ سنکر مجلس سے اٹھ گئے اور مصری عورتیں ملامت کرنے کے بہانے سے باہر آئیں اور ایک ایک نے آپ سے اپنی تمناؤں اور مرادوں کا اظہار کیا آپکو ان کی گفتگو بہت ناگوار ہوئی تو بارگاہ الٰہی میں (خازن و مدارک و حسینی) ف۱۹ اور اپنی عصمت کی پناہ میں نہ لے گا۔

ع ۳ ۱۳

منزل ۳

فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُم

اور اُس سے عورتوں کا مکر پھیر دیا بیشک وہی سنتا جانتا ہے ف۱ پھر سب کچھ نشانیاں دیکھ دکھا کر

مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٣٥﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ

پچھلی مت اُنھیں یہی آئی کہ ضرور ایک مدت تک اسے قید خانہ میں ڈالیں ف۲ اور اسکے ساتھ قید خانہ میں

السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ

دو جوان داخل ہوئے ف۳ ان میں ایک ف۴ بولا کہ میں نے خواب دیکھا ف۵ کہ شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا ف۶

الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ

میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں ہمیں

نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٦﴾ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا

اس کی تعبیر بتایئے بے شک ہم آپ کو نیکوکار دیکھتے ہیں ف۷ یوسف نے کہا جو کھانا

طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَن يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا

تمھیں ملا کرتا ہے وہ تمھارے پاس نہ آنے پائیگا کہ میں اسکی تعبیر اسکے آنے سے پہلے تمھیں بتا دونگا ف۸ یہ اُن علموں میں سے ہے

عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُم بِالْآخِرَةِ

جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بیشک میں نے اُن لوگوں کا دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت سے

هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ

منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا

مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ اللَّهِ

دین اختیار کیا ف۹ ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں یہ ف۱۰ اللہ کا ایک فضل ہے

عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٨﴾ يَا صَاحِبَيِ

ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ف۱۱ اے میرے قید خانہ کے

السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا

دونوں ساتھیو کیا جدا جدا رب ف۱۲ اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب ف۱۳ تم

تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا

اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں ف۱۴

ع ٤ — ١٤

منزل ٣

ف۱ جب حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سے اُمید پوری ہونے کی کوئی شکل نہ دیکھی تو مصری عورتوں نے زلیخا سے کہا کہ اب مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب دو تین روز حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں رکھا جائے تاکہ وہاں کی محنت و مشقت دیکھکر اُنھیں نعمت و راحت کی قدر ہو اور وہ تیری درخواست قبول کریں زلیخا نے اس رائے کو مانا اور عزیز مصر سے کہا کہ میں اس عبری غلام کیوجہ سے بدنام ہو گئی ہوں اور میری طبیعت اس سے نفرت کرنے لگی ہے مناسب یہ ہے کہ انکو قید کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ وہ خطاوار ہیں اور میں ملامت سے بری ہوں یہ بات عزیز کے خیال میں آ گئی ف۲ چنانچہ اُنھوں نے ایسا کیا اور آپ کو قید خانہ میں بھیجدیا ف۳ اُن میں سے ایک تو مصر کے شاہ اعظم ولید بن نزوان عملیقی کا مہتمم مطبخ تھا اور دوسرا اُسکا ساقی ...... ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ اُنھوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا اس جرم میں وہ قید کیے گئے حضرت یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے علم کا اظہار شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں ف۴ جو بادشاہ کا ساقی تھا ف۵ میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں بادشاہ کا کاسا میرے ہاتھ میں ہے میں ان خوشوں سے ف۶ یعنی مہتمم مطبخ ف۷ کہ آپ دنیں روزہ دار رہتے ہیں رات تمام نماز میں گزارتے ہیں جب کوئی جیل میں بیمار ہوتا ہے اُسکی عیادت کرتے ہیں اُسکی خبرگیری رکھتے ہیں جب کسی پر تنگی ہوتی ہے اسکے لیے کشائش کی راہ نکالتے ہیں حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے انکے تعبیر دینے سے پہلے اپنے معجزے کا اظہار اور توحید کی دعوت شروع کر دی اور یہ ظاہر فرما دیا کہ علم میں آپکا درجہ اس سے زیادہ ہے جتنا وہ لوگ آپکی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کیونکہ علم تعبیر ظن پر مبنی ہے اس لیے آپ نے چاہا کہ اُنھیں ظاہر فرما دیں کہ آپ غیب کی یقینی خبریں دینے پر قدرت رکھتے ہیں اور اس سے مخلوق عاجز ہے جسکو اللہ نے غیبی علوم عطا فرمائے ہوں اُسکے نزدیک خواب کی تعبیر کیا بڑی بات ہے اسوقت معجزے کا اظہار آپ نے اس لیے فرمایا کہ آپ جانتے تھے کہ ان دونوں میں ایک عنقریب سولی دیا جائیگا تو آپ نے چاہا کہ اسکو کفر سے نکالکر اسلام میں داخل کریں اور جہنم سے بچا دیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر عالم اپنی علمی منزلت کا اس لیے اظہار کرے کہ لوگ اس سے نفع اُٹھائیں تو یہ جائز ہے (مدارک و خازن) ف۸ اسکی مقدار اور اسکا رنگ اور اسکے آنیکا وقت اور یہ کہ تم نے کیا کھایا کتنا کھایا کب کھایا ف۹ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے معجزہ کا اظہار فرمانیکے بعد یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ آپ خاندان نبوت سے ہیں اور آپکے آبا و اجداد انبیاء ہیں جنکا مرتبہ علیا دنیا میں مشہور ہے اس سے آپکا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت کو مانیں ف۱۰ توحید اختیار کرنا اور شرک سے بچنا ف۱۱ اُس کی عبادت بجا نہیں لاتے اور مخلوق پرستی کرتے ہیں ف۱۲ جیسے کہ بت پرستوں نے بنا رکھے ہیں کوئی سونے کا کوئی چاندی کا کوئی تانبے کا کوئی لوہے کا کوئی لکڑی کا کوئی پتھر کا کوئی اور کسی چیز کا کوئی چھوٹا کوئی بڑا مگر سب کے سب نکمے بیکار نہ نفع دے سکیں نہ ضرر پہونچا سکیں ایسے جھوٹے معبود ف۱۳ کہ نہ کوئی اسکا مقابل ہو سکتا ہے نہ اُس کے حکم میں دخل دے سکتا ہے نہ اسکا کوئی شریک ہے نہ نظیر سب پر اس کا حکم جاری اور سب اس کے مملوک ف۱۴ اور انکا نام معبود رکھ لیا ہے باوجودیکہ وہ بے حقیقت پتھر ہیں۔

أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا

اللہ نے اُن کی کوئی سند نہ اُتاری حکم نہیں مگر اللہ کا اس نے فرمایا کہ اس کے

اِلَّآ اِيَّاهُ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

سوا کسی کو نہ پوجو ف۱ یہ سیدھا دین ہے ف۲ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۳

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ

اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائیگا ف۴ رہا دوسرا ف۵

فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ

وہ سولی دیا جائیگا تو پرندے اُسکا سر کھائیں گے ف۶ حکم ہوچکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے

تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ

ف۷ اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا ف۸ اُس سے کہا اپنے

رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ

رب (بادشاہ) کے پاس میرا ذکر کرنا ف۹ تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے رب (بادشاہ) کے سامنے یوسف کا ذکر کرے تو یوسف

سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّىْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ

کئی برس اور جیلخانہ میں رہا ف۱۰ اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں فربہ کہ اُنھیں سات دبلی گائیں

سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ

کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی ف۱۱ اے درباریو

اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ

میری خواب کا جواب دو اگر تمھیں خواب کی تعبیر آتی ہو بولے پریشان

اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ

خوابیں ہیں اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے اور بولا وہ جو ان

نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾

دونوں میں سے بچا تھا ف۱۲ اور ایک مدت بعد اُسے یاد آیا ف۱۳ میں تمہیں اسکی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو ف۱۴

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ

اے یوسف اے صدیق ہمیں تعبیر دیجیے سات فربہ گایوں کی جنھیں سات دُبلی کھاتی ہیں

ف۱ کیونکہ صرف وہی مستحق عبادت ہے

ف۲ جس پر دلائل و براہین قائم ہیں

ف۳ توحید و عبادت الٰہی کی دعوت دینے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر خواب کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد کیا

ف۴ یعنی بادشاہ کا ساقی تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جائیگا اور پہلے کی طرح بادشاہ کو شراب پلائے گا اور تین خوشے جو خواب میں بیان کیے گئے ہیں یہ تین دن ہیں اتنے ہی ایام قید خانہ میں رہے گا پھر بادشاہ اسکو بلالیگا

ف۵ یعنی مہتمم مطبخ و طعام

ف۶ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تعبیر سنکر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کر رہے تھے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا

ف۷ جو میں نے کہدیا یہ ضرور واقع ہوگا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ حکم ٹل نہیں سکتا

ف۸ یعنی ساقی کو

ف۹ اور میرا حال بیان کرنا کہ قید خانہ میں ایک مظلوم بے گناہ قید ہے اور اسکی قید کو ایک زمانہ گزر چکا ہے

ف۱۰ اکثر مفسرین اسطرف ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے اس مدت کے گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اُس نے ملک کے ساحروں اور کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کرکے اُن سے اپنا خواب بیان کیا

ف۱۱ جو ہری پر لپٹیں اور اُنھوں نے ہری کو سکھا دیا

ف۱۲ یعنی ساقی

ف۱۳ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اُس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا ساقی نے کہا کہ

ف۱۴ قید خانہ میں وہاں تعبیر خواب کے ایک عالم ہیں بس بادشاہ نے اسکو بھیجدیا وہ قید خانے میں پہنچکر حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرنے لگا

منزل ۳ ع ۵ ۱۵

سبع عجاف وسبع سنبلت خضر واخر يبست لعلي ارجع

اور سات ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی ف۱ شاید میں لوگوں کی

الى الناس لعلهم يعلمون ﴿٤٦﴾ قال تزرعون سبع سنين دابا

طرف لوٹ کر جاؤں شاید وہ آگاہ ہوں ف۲ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار ف۳ تو جو

فما حصدتم فذروه في سنبله الا قليلا مما تاكلون ﴿٤٧﴾ ثم

کاٹو اُسے اُس کی بال میں رہنے دو ف۴ مگر تھوڑا جتنا کھالو ف۵ پھر

ياتي من بعد ذلك سبع شداد ياكلن ما قدمتم لهن الا

اس کے بعد سات کرّے برس آئیں گے ف۶ کہ کھا جائیں گے جو تم نے اُن کے لیے پہلے جمع کر رکھا تھا ف۷

قليلا مما تحصنون ﴿٤٨﴾ ثم ياتي من بعد ذلك عام فيه يغاث

مگر تھوڑا جو بچا لو ف۸ پھر اُن کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کو مینہ دیا جائیگا

الناس وفيه يعصرون ﴿٤٩﴾ وقال الملك ائتوني به فلما

اور اس میں رس نچوڑیں گے ف۹ اور بادشاہ بولا کہ انھیں میرے پاس لے آؤ تو جب اُس کے پاس

جاءه الرسول قال ارجع الى ربك فسئله ما بال النسوة

ایلچی آیا ف۱۰ کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اُس سے پوچھ ف۱۱ کیا حال ہے ان عورتوں کا

التي قطعن ايديهن ان ربي بكيدهن عليم ﴿٥٠﴾ قال ما

جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بیشک میرا رب اُن کا فریب جانتا ہے ف۱۲ بادشاہ نے کہا

خطبكن اذ راودتن يوسف عن نفسه قلن حاش لله ما

اے عورتو تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا جی لبھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے ہم نے ان میں کوئی

علمنا عليه من سوء قالت امرات العزيز الئن حصحص الحق

بدی نہ پائی عزیز کی عورت ف۱۳ بولی اب اصلی بات کھل گئی میں نے

انا راودته عن نفسه وانه لمن الصدقين ﴿٥١﴾ ذلك ليعلم

انکا جی لبھانا چاہا تھا اور وہ بیشک سچے ہیں ف۱۴ یوسف نے کہا

اني لم اخنه بالغيب وان الله لا يهدي كيد الخائنين ﴿٥٢﴾

یہ میں نے اس لیے کیا کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا

ف۱ یہ خواب بادشاہ نے دیکھا ہے اور ملک کے تمام علماء و حکماء اس کی تعبیر سے عاجز رہے ہیں حضرت اس کی تعبیر ارشاد فرمائیں ف۲ خواب کی تعبیر سے اور آپ کے علم و فضل اور مرتبہ و منزلت کو جانیں اور آپ کو اس محنت سے رہا کر کے اپنے پاس بلائیں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعبیر دی اور ف۳ اس زمانہ میں خوب پیداوار ہوگی سات موٹی گایوں اور سات سبز بالوں سے اسی کی طرف اشارہ ہے ف۴ تاکہ خراب نہ ہو اور آفات سے محفوظ رہے ف۵ اس پر سے بھوسی اُتار لو اور اسے صاف کر لو باقی کو ذخیرہ بنا کر محفوظ کر لو ف۶ جن کی طرف دبلی گایوں اور سوکھی بالوں میں اشارہ ہے ف۷ اور ذخیرہ کر لیا تھا ف۸ بیج کے لیے تاکہ اس سے کاشت کرو ف۹ انگور کا اور تل زیتون کے تیل نکالیں گے یہ سال کثیر الخیر ہوگا زمین سرسبز و شاداب ہوگی درخت خوب پھلیں گے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ تعبیر سنکر واپس ہوا اور بادشاہ کی خدمت میں جا کر تعبیر بیان کی بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند آئی اور اُسے یقین ہوا کہ جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ضرور ویسا ہی ہوگا۔

ع ١٦

منزل ٣

ف۱۰ بادشاہ کو شوق پیدا ہوا کہ اس خواب کی تعبیر خود حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے سنے ف۱۱ اور اُس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بادشاہ کا پیام عرض کیا تو آپ نے ف۱۲ یعنی اس سے درخواست کر کہ وہ پوچھے تفتیش کرے ف۱۲ یہ آپ نے اس لیے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی براءت اور بے گناہی معلوم ہو جائے اور یہ اسکو معلوم ہو کہ یہ قید طویل بے وجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو نیش زنی کا موقع نہ ملے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دفع تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے اب قاصد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے یہ پیام لیکر بادشاہ کی خدمت میں پہونچا بادشاہ نے سنکر عورتوں کو جمع کیا اور اُن کے ساتھ عزیز کی عورت کو بھی ف۱۳ زلیخا ف۱۴ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پیام بھیجا کہ عورتوں نے آپ کی پاکی بیان کی اور عزیز کی عورت نے اپنے گناہ کا اقرار کر لیا اس پر حضرت

ف۱ زلیخا کے اقرار و اعتراف کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ میں نے اپنی برأت کا اظہار اس لیے چاہا تھا تاکہ عزیز کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی غیبت میں اس کی خیانت نہیں کی ہے اور میں اس کے اہل کی حرمت خراب کرنے سے مجتنب رہا ہوں اور جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں میں ان سے پاک ہوں اس کے بعد آپ کا خیال مبارک اس طرف گیا کہ اس میں اپنی طرف پاکی کی نسبت اور اپنی نیکی کا بیان ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں شانِ خود بینی اور خود پسندی کا شائبہ بھی آئے اسی لیے اللہ تعالیٰ کی جناب میں تواضع و انکسار سے عرض کیا کہ میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا مجھے اپنی بے گناہی پر ناز نہیں ہے اور میں گناہ سے بچنے کو اپنے نفس کی خوبی قرار نہیں دیتا نفس کی جنس کا یہ حال ہے کہ ف۲ یعنی اپنے جس مخصوص بندے کو اپنے کرم سے معصوم کرے تو اس کا برائیوں سے بچنا اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور معصوم کرنا اسی کا کرم ہے۔ ف۳ جب بادشاہ کو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اور آپ کی امانت کا حال معلوم ہوا اور وہ آپ کے حسنِ صبر و حسنِ ادب و قید خانے والوں کے ساتھ احسان و محنتوں و تکلیفوں پر ثبات و استقلال رکھنے پر مطلع ہوا تو اس کے دل میں آپ کا بہت ہی عظیم اعتقاد پیدا ہوا ف۴ اور اپنا مخصوص بنا لوں چنانچہ اس نے معززین کی ایک جماعت بہترین سواریاں اور شاہانہ ساز و سامان اور نفیس لباس لیکر قید خانہ بھیجی تاکہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ ایوانِ شاہی میں لائیں اُن لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر بادشاہ کا پیام عرض کیا آپ نے قبول فرمایا اور قید خانہ سے نکلتے وقت قیدیوں کے لیے دعا فرمائی جب قید خانہ سے باہر تشریف لائے تو اس کے دروازہ پر لکھا یہ بلا کا گھر زندوں کی قبر اور دشمنوں کی بدگوئی اور سچوں کی امتحان کی جگہ ہے پھر غسل فرمایا اور پوشاک پہن کر ایوانِ شاہی کی طرف روانہ ہوئے جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے تو فرمایا میرا رب مجھ کو کافی ہے اس کی پناہ بڑی اور اس کی ثنا برتر اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر قلعہ میں داخل ہوئے بادشاہ کے سامنے پہنچے تو یہ دعا کی کہ یا رب تیرے فضل کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کی اور دوسروں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جب بادشاہ سے نظر ملی تو آپ نے عربی میں سلام فرمایا بادشاہ نے دریافت کیا یہ کیا زبان ہے فرمایا یہ میرے عم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زبان ہے پھر آپ نے اس کو عبرانی زبان میں دعا کی اس نے دریافت کیا یہ کون زبان ہے فرمایا یہ میرے آبا کی زبان ہے بادشاہ یہ دونوں زبانیں نہ سمجھ سکا باوجودیکہ وہ ستر زبانیں جانتا تھا پھر اس نے جس زبان میں گفتگو کی آپ نے اسی زبان میں اس کو جواب دیا اس وقت آپ کی عمر شریف تیس سال کی تھی اس عمر میں یہ وسعتِ علوم دیکھ کر بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی اور اس نے آپ کو اپنے برابر جگہ دی ف۵ بادشاہ نے درخواست کی کہ حضرت اس کے خواب کی تعبیر اپنی زبانِ مبارک سے سنا دیں حضرت نے اس خواب کی پوری تفصیل بھی سنا دی جس جس شان سے کہ اس نے دیکھا تھا باوجودیکہ آپ سے یہ خواب پہلے مجملاً بیان کیا گیا تھا اس پر بادشاہ کو بہت تعجب ہوا کہنے لگا کہ آپ نے میرا خواب ہو بہو بیان فرما دیا خواب تو عجیب تھا ہی مگر آپ کا اس طرح بیان فرما دینا اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے اب تعبیر ارشاد ہو جائے آپ نے تعبیر بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اب لازم یہ ہے کہ غلے جمع کیے جائیں اور ان فراخی کے سالوں میں کثرت سے کاشت کرائی جائے اور غلے مع بالوں کے محفوظ رکھے جائیں اور رعایا کی پیداوار میں سے خمس لیا جائے اس سے جو جمع ہوگا وہ مصر و حوالیٔ مصر کے باشندوں کے لیے کافی ہوگا اور پھر خلقِ خدا ہر طرف سے تیرے پاس غلہ خریدنے آئیگی اور تیرے یہاں اتنے خزانے اور مال جمع ہوں گے جو تجھ سے پہلوں کیلئے جمع نہ ہوئے بادشاہ نے کہا یہ انتظام کون کریگا ف۶ یعنی اپنی قلمرو کے تمام خزانے میرے سپرد کر دے بادشاہ نے کہا آپ سے زیادہ اس کا مستحق اور کون ہو سکتا ہے اور اس نے اس کو منظور کیا مسائل احادیث میں طلبِ امارت کی ممانعت آئی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اقامتِ احکامِ الٰہی کسی ایک شخص کیساتھ خاص نہ ہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اس کو احکامِ الٰہیہ کی اقامت کیلئے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حال میں تھے آپ رسول تھے امت کی مصالح کے عالم تھے یہ جانتے تھے کہ قحطِ شدید ہونے والا ہے جس میں خلق کو راحت اور آسائش پہنچانے کی یہی سبیل ہے کہ عنانِ حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اسلئے آپ نے امارت طلب فرمائی مسئلہ ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بہ نیت اقامتِ عدل جائز ہے مسئلہ اگر احکامِ دین کا اجرا کافر یا فاسق بادشاہ کی تمکین کے بغیر نہ ہو سکے تو اس میں اس سے مدد لینا جائز ہے مسئلہ اپنی خوبیوں کا بیان تفاخر و تکبر کیلئے ناجائز ہے لیکن دوسروں کو نفع پہنچانے یا خلق کے حقوق کی حفاظت کرنے کیلئے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں اسی لیے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں ف۷ سب کچھ تحت و تصرف میں ہے امارت طلب کرنے کے ایک سال بعد بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا کر آپ کی تاج پوشی کی اور تلوار اور مہر آپ کے سامنے پیش کی اور آپ کو طلائی تخت پر تخت نشین کیا جو جواہرات سے مرصع تھا اور اپنا ملک آپ کو تفویض کیا اور قطفیر (عزیزِ مصر) کو معزول کر کے آپ کو اس کی جگہ والی بنایا اور تمام خزائن آپ کو تفویض کیے اور سلطنت کے تمام امور آپ کے ہاتھ میں دے دیے اور خود مثل تابع کے ہو گیا کہ آپ کی رائے میں دخل نہ دیتا اور آپ کے ہر حکم کو مانتا اسی زمانہ میں عزیزِ مصر کا انتقال ہو گیا بادشاہ نے اس کے انتقال کے بعد زلیخا کا نکاح حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کر دیا جب یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام زلیخا کے پاس پہنچے اور اس سے فرمایا کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے جو تو چاہتی تھی زلیخا نے عرض کیا اے صدیق مجھے ملامت نہ کیجیے میں خوبرو دمکتی نوجوان تھی عیش میں تھی اور عزیزِ مصر عورتوں سے سروکار ہی نہیں رکھتا تھا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ حسن و جمال عطا کیا ہے میرا دل اختیار سے باہر ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو معصوم کیا ہے تو آپ محفوظ رہے حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کو باکرہ پایا اور اس سے آپ کے دو فرزند ہوئے افرائیم اور میشا اور مصر میں آپ کی حکومت مضبوط ہوئی آپ نے عدل کی بنیادیں قائم کیں ہر زن و مرد کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوئی اور آپ نے قحط سالی کے ایام کیلئے غلوں کے ذخیرے جمع کرنے کی تدبیر فرمائی اس کے لیے بہت وسیع اور عالیشان انبار خانے تعمیر فرمائے اور بہت کثیر ذخائر جمع کیے جب فراخی کے سال گزر گئے اور قحط کا زمانہ آیا تو آپ نے بادشاہ اور اس کے خدام کیلئے روزانہ صرف ایک وقت کا کھانا مقرر فرما دیا ایک روز دوپہر کے وقت بادشاہ نے حضرت سے بھوک کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہ قحط کی ابتدا کا وقت ہے پہلے سال میں لوگوں کے پاس جو ذخیرے تھے سب ختم ہو گئے بازار خالی رہ گئے اہلِ مصر حضرت یوسف علیہ السلام سے جنس خریدنے لگے اور ان کے تمام درہم و دینار آپ کے پاس آ گئے دوسرے سال زیور اور جواہرات سے غلہ خریدے اور وہ تمام آپ کے پاس آ گئے لوگوں کے پاس زیور و جواہر کی قسم سے کوئی چیز نہ رہی تیسرے سال چوپائے اور جانور دیکر غلے خریدے اور ملک میں کوئی کسی جانور کا مالک نہ رہا چوتھے سال میں غلے کیلئے تمام غلام اور باندیاں بیچ ڈالیں پانچویں سال تمام اراضی و عملہ و جاگیریں فروخت کر کے حضرت سے غلہ خریدا اور یہ تمام چیزیں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گئیں چھٹے سال جب کچھ نہ رہا تو انہوں نے اپنی اولادیں بیچیں اس طرح غلے خرید کر وقت گزارا ساتویں سال وہ لوگ خود بک گئے اور غلام بن گئے اور مصر میں کوئی آزاد مرد و عورت باقی نہ رہا جو مرد تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا غلام تھا جو عورت تھی وہ آپ کی کنیز تھی اور لوگوں کی زبان پر تھا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سی عظمت و جلالت کبھی کسی بادشاہ کو میسر نہ آئی حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا کہ تو نے دیکھا اللہ کا مجھ پر کیسا کرم ہے اس نے مجھ پر ایسا احسانِ عظیم فرمایا اب ان کے حق میں تیری کیا رائے ہے بادشاہ نے کہا جو حضرت کی رائے اور ہم آپ کے تابع ہیں آپ نے فرمایا میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تمام اہلِ مصر کو آزاد کیا اور ان کے تمام املاک اور کل جاگیریں واپس کیں اس زمانہ میں حضرت نے کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں ملاحظہ فرمایا آپ سے عرض کیا گیا کہ اتنے عظیم خزانوں کے مالک ہو کر آپ بھوکے رہتے ہیں فرمایا اس اندیشہ سے کہ سیر ہو جاؤں تو کہیں بھوکوں کو نہ بھول جاؤں سبحان اللہ کیا پاکیزہ اخلاق ہیں مفسرین فرماتے ہیں کہ مصر کے تمام زن و مرد کو حضرت یوسف علیہ السلام کے خریدے ہوئے غلام اور کنیزیں بنانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام غلام کی شان میں آئے تھے اور مصر کے ایک شخص کے خریدے ہوئے ہیں بلکہ سب مصری ان کے خریدے اور آزاد کیے ہوئے غلام ہوں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو اس حالت میں صبر کیا تھا اس کی یہ جزا دی گئی ف۸ یعنی ملک و دولت و نبوت ف۹ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے آخرت کا اجر و ثواب اس سے بہت زیادہ افضل و اعلیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عطا فرمایا ابن عیینہ نے کہا کہ مومن اپنی نیکیوں کا ثمرہ دنیا و آخرت دونوں میں پاتا ہے اور کافر جو کچھ پاتا ہے دنیا ہی میں پاتا ہے آخرت میں اس کو کوئی حصہ نہیں مفسرین نے بیان کیا ہے کہ جب قحط کی شدت ہوئی اور بلائے عظیم عام ہو گئی تمام بلاد و امصار قحط کی سخت تر مصیبت میں مبتلا ہوئے اور ہر جانب سے لوگ غلہ خریدنے کیلئے مصر پہنچنے لگے حضرت یوسف علیہ السلام کسی کو ایک اونٹ کے بار سے زیادہ غلہ نہیں دیتے تاکہ مساوات رہے اور سب کی مصیبت رفع ہو قحط کی جیسی مصیبت مصر اور تمام بلاد میں آئی ایسی ہی کنعان میں بھی آئی اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کے سوا اپنے دسوں بیٹوں کو غلہ خریدنے مصر بھیجا ف۱۰ دیکھتے ہی ف۱۱ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالنے سے اب تک چالیس سال کا طویل زمانہ گزر چکا

(باقی صفحہ ۲۹۰ پر)

الجزء الثالث عشر ۱۳

وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِالسُّوٓءِ إِلَّا

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا ف۱ بیشک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر

مَا رَحِمَ رَبِّيٓ ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٣﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي

جس پر میرا رب رحم کرے ف۲ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ف۳ اور بادشاہ بولا انہیں میرے پاس

بِهِۦٓ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا

لے آؤ کہ میں انہیں خاص اپنے لیے چن لوں ف۴ پھر جب اس سے بات کی کہا بیشک آج آپ ہمارے یہاں معزز

مَكِينٌ أَمِينٌ ﴿٥٤﴾ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَآئِنِ الْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ

معتمد ہیں ف۵ یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کر دے بیشک میں حفاظت والا

عَلِيمٌ ﴿٥٥﴾ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا

علم والا ہوں ف۶ اور یونہی ہم نے یوسف کو اس ملک پر قدرت بخشی اس میں جہاں چاہے رہے

حَيْثُ يَشَآءُ ۚ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَن نَّشَآءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ

ہم اپنی رحمت ف۷ جسے چاہیں پہنچائیں اور ہم نیکوں کا نیگ ف۸

الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾

ع ۸

ضائع نہیں کرتے اور بیشک آخرت کا ثواب ان کے لیے بہتر جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ف۹

منزل ۳

وَجَآءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُۥ

اور یوسف کے بھائی آئے تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انہیں ف۱۰ پہچان لیا اور وہ

مُنكِرُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ

اس سے انجان رہے ف۱۱ اور جب ان کا سامان مہیا کر دیا ف۱۲ کہا اپنا سوتیلا بھائی ف۱۳ میرے پاس لے آؤ

أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّيٓ أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٥٩﴾

کیا نہیں دیکھتے کہ میں پورا ناپتا ہوں ف۱۴ اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِۦ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾

پھر اگر اسے لیکر میرے پاس نہ آؤ تو تمہارے لیے میرے یہاں ماپ نہیں اور میرے پاس نہ پھٹکنا

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا

بولے ہم اس کی خواہش کریں گے اس کے باپ سے اور ہمیں یہ ضرور کرنا اور یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا ان کی پونجی

(بقیہ از حاشیہ ص ۲۸۹) تھا اور ان کا خیال تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہوگا اور یہاں آپ تخت سلطنت پر شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ جلوہ فرما تھے اس لئے انھوں نے آپ کو نہ پہچانا اور آپ سے عبرانی زبان میں گفتگو کی آپ نے بھی اسی زبان میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو، انھوں نے عرض کیا ہم شام کے رہنے والے ہیں جس مصیبت میں دنیا مبتلا ہے اسی میں ہم بھی ہیں آپ سے غلہ خریدنے آئے ہیں آپ نے فرمایا کہیں تم جاسوس تو نہیں ہو انہوں نے کہا ہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں ہم جاسوس نہیں ہیں ہم سب بھائی ہیں ایک باپ کی اولاد ہیں ہمارے والد بہت بزرگ معمر صدیق ہیں اور ان کا نام نامی حضرت یعقوب ہے وہ اللہ کے نبی ہیں آپ نے فرمایا تم کتنے بھائی ہو، کہنے لگے تھے تو ہم بارہ مگر ایک بھائی ہمارا ہمارے ساتھ جنگل گیا تھا ہلاک ہو گیا اور وہ والد صاحب کو ہم سے زیادہ پیارا تھا فرمایا اب تم کتنے ہو عرض کیا دس، فرمایا گیارہواں کہاں ہے؟ کہا وہ والد صاحب کے پاس ہے کیونکہ جو ہلاک ہو گیا ہے وہ اسی کا حقیقی بھائی تھا اب والد صاحب کی اسی سے کچھ تسلی ہوتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان بھائیوں کی نہایت عزت کی اور بہت خلوص و (بقیہ دیکھئے حاشیہ نیچے ص)

بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَى أَهْلِهِمْ

ان کی خورجیوں میں رکھ دو ف۱ شاید وہ اسے پہچانیں جب اپنے گھر کی طرف لوٹ کر جائیں ف۲

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا

شاید وہ واپس آئیں پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے ف۳ بولے اے ہمارے باپ ہم سے غلہ

الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ

روک دیا گیا ہے ف۴ تو ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے کہ غلہ لائیں اور ہم ضرور اسکی حفاظت کرینگے کہا کیا

هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَى أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ

اس کے بارے میں تم پر ویسا ہی اعتبار کر لوں جیسا پہلے اسکے بھائی کے بارے میں کیا تھا ف۵ تو اللہ

خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا

سب سے بہتر نگہبان اور وہ ہر مہربان سے بڑھکر مہربان اور جب اُنھوں نے اپنا اسباب کھولا اپنی پونجی پائی

بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا

کہ اُن کو پھیر دی گئی ہے بولے اے ہمارے باپ اب ہم اور کیا چاہیں یہ ہے ہماری پونجی کہ ہمیں

رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ

واپس کر دی گئی اور ہم اپنے گھر کے لیے غلہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں اور ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں

ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا

یہ دینا بادشاہ کے سامنے کچھ نہیں ف۶ کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجونگا جبتک تم مجھے اللہ کا یہ عہد نہ دیدو ف۷

مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ

کہ ضرور اسے لیکر آؤ گے مگر یہ کہ تم گھر جاؤ ف۸ پھر جب اُنھوں نے یعقوب کو عہد دیدیا

قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ

کہا ف۹ اللہ کا ذمہ ہے ان باتوں پر جو ہم کہہ رہے ہیں اور کہا اے میرے بیٹو ف۱۰ ایک دروازے سے نہ داخل

بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ۖ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ

ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا ف۱۱ میں تمھیں اللہ سے

مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ

بچا نہیں سکتا ف۱۲ حکم تو سب اللہ ہی کا ہے میں نے اسی پر بھروسا کیا اور بھروسا

ف۱ جو انھوں نے قیمت میں دی تھی تاکہ جب وہ اپنا سامان کھولیں تو اپنی پونجی انہیں ملجائے اور قحط کے زمانہ میں کام آئے اور مخفی طور پر انکے پاس پہنچے تاکہ انہیں لینے میں شرم بھی نہ آئے اور یہ کرم و احسان دوبارہ آنے کے لیے اُنکی رغبت کا باعث بھی ہو ف۲ اور اس کا واپس کرنا ضروری سمجھیں ف۳ اور بادشاہ کے حسن سلوک اور اُسکے احسان کا ذکر کیا کہا کہ اُس نے ہماری وہ عزت و تکریم کی کہ اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی ہوتا تو بھی ایسا نہ کر سکتا فرمایا اب اگر تم بادشاہ مصر کے پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ ہمارے والد تیرے حق میں تیرے اس سلوک کیوجہ سے دعا کرتے ہیں ف۴ اگر آپ ہمارے بھائی بنیامین کو نہ بھیجیں گے تو غلہ نہ ملے گا ف۵ اسوقت بھی تم نے حفاظت کا ذمہ لیا تھا ف۶ کیونکہ اس نے اس سے زیادہ احسان کیے ہیں ف۷ یعنی اللہ کی قسم نہ کھاؤ ف۸ اور اس کو لیکر آنا تمہاری طاقت سے باہر ہو جائے ف۹ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ف۱۰ مصر میں ف۱۱ تاکہ نظر بد سے محفوظ رہو بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ نظر حق ہے پہلی مرتبہ حضرت یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا تھا اسلیئے کہ اسوقت تک کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب بھائی اور ایک باپ کی اولاد ہیں لیکن اب چونکہ جان چکے تھے اس لیے نظر ہو جانے کا احتمال تھا اسواسطے آپنے علیحدہ علیحدہ ہو کر داخل ہونے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے دفع کی تدبیر اور مناسب احتیاطیں انبیاء کا طریقہ ہے اور اسکے ساتھ ہی آپنے امر اللہ کو تفویض کر دیا کہ باوجود احتیاطوں کے توکل و اعتماد اللہ پر ہے اپنی تدبیر پر بھروسا نہیں ف۱۲ یعنی جو مقدر ہے وہ تدبیر سے ٹالا نہیں جا سکتا۔

منزل ۳

(بقیہ حاشیہ بالا ص) مدارات سے ان کی میزبانی فرمائی ف۱۱ ہر ایک کا اونٹ بھر دیا اور زاد سفر دے دیا ف۱۲ یعنی بنیامین ف۱۳ اس کو لے آؤ گے تو ایک اونٹ غلہ اس کے حصہ کا اور زیادہ دوں گا۔

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ

کرنے والوں کو اسی پر بھروسا چاہیے اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے اُن کے باپ نے حکم دیا تھا

اَبُوْهُمْ ۭ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ

وہ کچھ اُنھیں اللہ سے بچا نہ سکتا ہاں یعقوب کے جی کی ایک خواہش تھی ف۱

يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ۭ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

جو اُس نے پوری کر لی اور بیشک وہ صاحب علم ہے ہمارے سکھائے سے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ ۧ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّىْٓ

ف۲ اور جب وہ یوسف کے پاس گئے ف۳ اسنے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی ف۴ کہا یقین

اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ

جان میں ہی تیرا بھائی ف۵ ہوں تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اسکا غم نہ کھا ف۶ پھر جب اُنکا سامان مہیا کر دیا ف۷

جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ

پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے میں رکھ دیا ف۸ پھر ایک منادی نے ندا کی اے قافلہ والو بیشک

اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾

تم چور ہو بولے اور اُن کی طرف متوجہ ہوئے تم کیا نہیں پاتے؟

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاۗءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ

بولے بادشاہ کا پیمانہ نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اُس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ ہے اور میں

زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ

اسکا ضامن ہوں بولے خدا کی قسم تمھیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے

وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَاۗؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾

اور نہ ہم چور ہیں بولے پھر کیا سزا ہے اس کی اگر تم جھوٹے ہو ف۹

قَالُوْا جَزَاۗؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَاۗؤُهٗ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي

بولے اس کی سزا یہ ہے کہ جسکے اسباب میں ملے وہی اس کے بدلے میں غلام بنے ف۱۰ ہمارے یہاں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاۗءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا

ظالموں کی یہی سزا ہے ف۱۱ تو اول اُنکی خرجیوں سے تلاشی شروع کی اپنے بھائی ف۱۲ کی خرجی سے پہلے پھر اُسے اپنے

ف۱ یعنی شہر کے مختلف دروازوں سے تو اُنکا متفرق ہو کر داخل ہونا ف۲ جو اللہ تعالیٰ اپنے اصفیاء کو علم دیتا ہے ف۳ اور اُنھوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس اپنے بھائی بنیامین کو لے آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تم نے بہت اچھا کیا پھر اُنھیں عزت کیساتھ مہمان بنایا اور جا بجا دستر خوان لگائے گئے اور ہر دستر خوان پر دو دو صاحبوں کو بٹھایا گیا بنیامین اکیلے رہ گئے تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ آج اگر میرے بھائی یوسف (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو مجھے اپنے ساتھ بٹھاتے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ تمھارا ایک بھائی اکیلا رہ گیا اور آپنے بنیامین کو اپنے دستر خوان پر بٹھایا ف۴ اور فرمایا کہ تمھارے ہلاک شدہ بھائی کی جگہ میں تمھارا بھائی ہو جاؤں تو کیا تم پسند کرو گے بنیامین نے کہا کہ آپ جیسا بھائی کس کو میسر آئے لیکن یعقوب (علیہ السلام) کا فرزند اور راحیل (مادر حضرت یوسف علیہ السلام) کا نور نظر ہونا تمھیں کیسے حاصل ہو سکتا ہے حضرت یوسف علیہ السلام رو پڑے اور بنیامین کو گلے سے لگایا اور ف۵ یوسف (علیہ السلام) ف۶ بے شک اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں خیر کے ساتھ جمع فرمایا اور ابھی اس راز کی بھائیوں کو اطلاع نہ دینا یہ سنکر بنیامین فرط مسرت سے بے خود ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہنے لگے اب میں آپ سے جدا نہ ہونگا آپ نے فرمایا والد صاحب کو میری جدائی کا بہت غم پہونچ چکا ہے اگر میں نے تمھیں بھی روک لیا تو اُنھیں اور زیادہ غم ہوگا علاوہ بریں روکنے کی بجز اس کے اور کوئی سبیل بھی نہیں ہے کہ تمھاری طرف کوئی غیر پسندیدہ بات منسوب ہو بنیامین نے کہا اس میں کوئی مضائقہ نہیں ف۷ اور ہر ایک کو ایک بار شتر غلہ دیدیا اور ایک بار شتر بنیامین کے نام کا خاص کر دیا ف۸ جو بادشاہ کے پانی پینے کا سونے کا جواہرات سے مرصع کیا ہوا تھا اور اسوقت اس سے غلہ ناپنے کا کام لیا جاتا تھا یہ پیالہ بنیامین کے کجاوے میں رکھ دیا گیا اور قافلہ کنعان کے قصد سے روانہ ہو گیا جب شہر کے باہر جا چکا تو انبار خانہ کے کارکنوں کو معلوم ہوا کہ پیالہ نہیں ہے اُنکے خیال میں یہی آیا کہ یہ قافلے والے لے گئے اُنھوں نے اسکی جستجو کیلیے آدمی بھیجے ف۹ اس بات میں اور پیالہ تمھارے پاس نکلے ف۱۰ اور شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام میں چوری کی یہی سزا مقرر تھی چنانچہ اُنھوں نے کہا کہ ف۱۱ پھر یہ قافلہ مصر لایا گیا اور اُن صاحبوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں حاضر کیا گیا ف۱۲ یعنی بنیامین۔

ع ۸ (۲۱) ۲

منزل ۳

مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ
بھائی کی خرجی سے نکال لیا ف۱ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی ف۲ بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا تھا
فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ
کہ اپنے بھائی کو لے لے ف۳ مگر یہ کہ خدا چاہے ف۴ ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں ف۵
وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ
اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے ف۶ بھائی بولے اگر یہ چوری کرے ف۷ تو بیشک اس سے پہلے اسکا بھائی
مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ
چوری کر چکا ہے ف۸ تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں رکھی اور ان پر ظاہر نہ کی جی میں کہا
اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ
تم بدتر جگہ ہو ف۹ اور اللہ خوب جانتا ہے جو باتیں بناتے ہو بولے اے عزیز اس کے
اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ
ایک باپ ہیں بوڑھے بڑے ف۱۰ تو ہم میں اس کی جگہ کسی کو لے لو بے شک ہم تمہارے
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا
احسان دیکھ رہے ہیں کہا ف۱۱ خدا کی پناہ کہ ہم لیں مگر اسی کو جس کے پاس ہمارا مال ملا
عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ
ف۱۲ جب تو ہم ظالم ہونگے پھر جب اُس سے ناامید ہوئے الگ جا کر سرگوشی کرنے لگے
قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ
انکا بڑا بھائی بولا کیا تمہیں خبر نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد لے لیا تھا
اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى
اور اس سے پہلے یوسف کے حق میں تم نے کیسی تقصیر کی تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک
يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا
کہ میرے باپ ف۱۳ اجازت دیں یا اللہ مجھے حکم فرمائے ف۱۴ اور اس کا حکم سب سے بہتر اپنے باپ کے
اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا
پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو کہ اے ہمارے باپ بیشک آپکے بیٹے نے چوری کی ف۱۵ اور ہم تو اتنی ہی بات کے گواہ ہوئے تھے

ف۱ یعنی بنیامین کی خرجی سے پیالہ برآمد کیا ف۲ اپنے بھائی کے لینے کی کہ اس معاملہ میں بھائیوں سے استفسار کریں تاکہ وہ شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام کا حکم بتائیں جس سے بھائی مل سکے ف۳ کیونکہ بادشاہ مصر کے قانون میں چوری کی سزا مارنا اور دونا مال لے لینا مقرر تھی ف۴ یعنی یہ بات خدا کی مشیت سے ہوئی کہ انکے دل میں ڈالدیا کہ سزا بھائیوں سے دریافت کریں اور اُنکے دل میں ڈالدیا کہ وہ اپنی سنت کے مطابق جواب دیں ف۵ علم میں جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے درجے بلند فرمائے ف۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر عالم کے اوپر اس سے زیادہ علم رکھنے والا عالم ہوتا ہے یہاں تک کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ تک پہونچتا ہے اس کا علم سب کے علم سے برتر ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے بھائی علماء تھے اور حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام ان سے اعلم تھے جب پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا تو بھائی شرمندہ ہوئے اور انھوں نے سر جھکائے اور ف۷ یعنی سامان میں پیالہ نکلنے سے سامان والے کا چوری کرنا تو یقینی نہیں لیکن اگر یہ فعل اسکا ہو ف۸ یعنی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اور جس کو اُنھوں نے چوری قرار دیکر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف نسبت کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا ایک بت تھا جسکو وہ پوجتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے چپکے سے وہ بت لیا اور توڑ کر راستہ میں نجاست کے اندر ڈالدیا یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بت پرستی کا مٹانا تھا بھائیوں کا اس ذکر سے یہ مدعا تھا کہ ہم لوگ بنیامین کے سوتیلے بھائی ہیں یہ فعل ہو تو شاید بنیامین کا ہو نہ ہماری اس میں شرکت نہ ہمیں اس کی اطلاع ف۹ اُس سے جسکی طرف چوری کی نسبت کرتے ہو کیونکہ چوری کی نسبت حضرت یوسف کی طرف تو غلط ہے وہ فعل تو شرک کا ابطال اور عبادت تھا اور تم نے جو یوسف کے ساتھ کیا وہ بڑی زیادتیاں ہیں ف۱۰ اُن سے محبت رکھتے ہیں اور انھیں سے اُن کے دل کی تسلی ہے ف۱۱ حضرت یوسف علیہ السلام نے ف۱۲ کیونکہ تمہارے فیصلہ سے ہم اُسی کو لینے کے مستحق ہیں جس کے کجاوے میں ہمارا مال ملا اگر ہم بجائے اسکے دوسرے کو لیں ف۱۳ میرے واپس آنیکی ف۱۴ میرے بھائی کو خلاصی دیکر یا اسکو چھوڑ کر تمہارے ساتھ چلنے کا ف۱۵ یعنی ان کی طرف چوری کی نسبت کی گئی۔

منزل ۳

ع ۹ ۱۱ ۳

بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا

جتنی ہمارے علم میں تھی ف۱ اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے ف۲ اور اس بستی سے پوچھ دیکھیے جس میں ہم تھے

وَالْعِيْرَ الَّتِيْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ

اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے اور ہم بیشک سچے ہیں ف۳ کہا ف۴ تمہارے نفس نے تمہیں

لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ

کچھ حیلہ بنا دیا تو اچھا صبر ہے قریب ہے کہ اللہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے ف۵

اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٨٣﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ

بیشک وہی علم و حکمت والا ہے اور ان سے منہ پھیرا ف۶ اور کہا ہائے افسوس یوسف کی جدائی پر

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٨٤﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا

اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں ف۷ تو وہ غصہ کھاتا رہا بولے ف۸ خدا کی قسم آپ ہمیشہ

تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿٨٥﴾ قَالَ

یوسف کی یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ گور کنارے جا لگیں یا جان سے گزر جائیں کہا میں

اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾

تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں ف۹ اور مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ف۱۰

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ

اے بیٹو جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا

بے شک اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ ف۱۱ پھر جب وہ

عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ

یوسف کے پاس پہنچے بولے اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی ف۱۲ اور ہم بے قدر پونجی لیکر آئے ہیں

مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي

ف۱۳ تو آپ ہمیں پورا ناپ دیجیے ف۱۴ اور ہم پر خیرات کیجیے ف۱۵ بیشک اللہ خیرات والوں کو

الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿٨٨﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ

صلہ دیتا ہے ف۱۶ بولے کچھ خبر ہے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب تم

ف۱ کہ بنیامین کے کجاوے میں نکلا ف۲ اور ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ صورت پیش آئے گی حقیقت حال اللہ ہی جانے کہ کیا ہے اور پیالہ کس طرح بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا ف۳ پھر یہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس آئے اور سفر میں جو کچھ پیش آیا تھا اس کی خبر دی اور بڑے بھائی نے جو کچھ بتا دیا تھا وہ سب والد سے عرض کیا ف۴ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ چوری کی نسبت بنیامین کی طرف غلط ہے اور چوری کی سزا غلام بنانا یہ بھی کوئی کیا جانے اگر تم فتویٰ نہ دیتے اور تمہیں نہ بتاتے تو ف۵ یعنی حضرت یوسف کو اور ان کے دونوں بھائیوں کو ف۶ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کی خبر سنکر اور آپ کا اندوہ و غم انتہا کو پہنچ گیا ف۷ روتے روتے آنکھ کی سیاہی کا رنگ جاتا رہا اور بینائی ضعیف ہو گئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی میں حضرت یعقوب علیہ السلام اسی برس روتے رہے اور اوراحبابکے غم میں رونا جو تکلف اور نمائش سے نہ ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی شکایت و بے صبری نہ پائی جائے رحمت ہے

(منزل ۳)

ان غم کے ایام میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان مبارک پر کبھی کوئی کلمہ بے صبری کا نہ آیا ف۸ برادران یوسف اپنے والد سے ف۹ تم سے یا اور کسی سے نہیں ف۱۰ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع رکھتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ انکا خواب حق ہے ضرور واقع ہوگا ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے حضرت ملک الموت سے دریافت کیا کہ کیا تم نے میرے بیٹے یوسف کی روح قبض کی ہے انہوں نے عرض کیا نہیں اس سے بھی آپ کو ان کی زندگانی کا اطمینان ہوا اور آپ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا ف۱۱ یہ سنکر برادران حضرت یوسف علیہ السلام پھر مصر کی طرف روانہ ہوئے ف۱۲ یعنی قحط اور بھوک کی سختی اور جسموں کا دبلا ہو جانا ف۱۳ ردی کھوٹی جسے کوئی سوداگر مال کی قیمت میں قبول نہ کرے وہ چند کھوٹے درہم تھے اور اثاث البیت کی چند پرانی بوسیدہ چیزیں ف۱۴ جیسا کھرے داموں سے دیتے تھے ف۱۵ یہ ناقص پونجی قبول کرکے ف۱۶ انکا یہ حال سنکر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گریہ طاری ہوا اور چشم مبارک سے اشک رواں ہو گئے اور

ف۱ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کو مارنا کنوئیں میں گرانا بیچنا والد سے جدا کرنا اور اُنکے بعد اُنکے بھائی کو تنگ رکھنا پریشان کرنا تمہیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والتسلیمات کو تبسم آگیا
اور اُنھوں نے آپکے گوہر دنداں کا حسن دیکھ کر پہچانا کہ یہ تو جمال یوسفی کی شان ہے ف۲ ہمیں جدائی کے بعد سلامتی کے ساتھ ملایا اور دنیا اور دین کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا ف۳ برادران
حضرت یوسف علیہ السلام بطریق عذر خواہی ف۴ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت دی بادشاہ بنایا اور ہمیں مسکین بناکر
آپکے سامنے لایا ف۵ اگرچہ ملامت کرنیکا دن ہے مگر میری
جانب سے ف۶ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے
ان سے اپنے والد ماجد کا حال دریافت کیا اُنھوں نے کہا
آپ کی جدائی کے غم میں روتے روتے اُنکی بینائی بحال نہیں
رہی آپنے فرمایا ف۷ جو میرے والد ماجد نے تعویذ بناکر میرے
گلے میں ڈالدیا تھا ف۸ اور کنعان کی طرف روانہ ہوا
ف۹ اپنے پوتوں اور پاس والوں سے ف۱۰ کیونکہ وہ اس
گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف (علیہ السلام) کہاں
انکی وفات بھی ہو چکی ہوگی ف۱۱ لشکر کے آگے آگے وہ حضرت
یوسف علیہ السلام کے بھائی یہودا تھے اُنھوں نے کہا کہ حضرت
یعقوب علیہ السلام کے پاس خون آلودہ قمیص بھی میں ہی لیکر
گیا تھا میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو بھیڑیا
کھا گیا میں نے ہی اُنھیں غمگین کیا تھا آج کرتا بھی میں ہی
لیکر جاؤنگا اور حضرت یوسف (علیہ السلام) کی زندگانی کی
فرحت انگیز خبر بھی میں ہی سناؤنگا تو یہودا برہنہ سر برہنہ
پا کرتا لیکر اسی فرسنگ دوڑتے آئے راستہ میں کھانیکے لیے
سات روٹیاں ساتھ لائے تھے فرط شوق کا یہ عالم تھا کہ
انکو بھی راستہ میں کھا کر تمام نہ کر سکے ف۱۲ حضرت
یعقوب علیہ السلام نے دریافت فرمایا یوسف کیسے
ہیں یہودا نے عرض کیا حضور وہ مصر کے
بادشاہ ہیں فرمایا میں بادشاہی کو کیا کروں
یہ بتاؤ کس دین پر ہیں عرض کیا دین اسلام پر
فرمایا الحمدللہ اللہ کی نعمت پوری ہوئی برادران حضرت یوسف
علیہ السلام ف۱۳ حضرت یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے وقت سحر
بعد نماز ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے
صاحبزادوں کیلیے دعا کی وہ قبول ہوئی اور حضرت یعقوب
علیہ السلام کو وحی فرمائی گئی کہ صاحبزادوں کی خطا بخشدی گئی
حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو مع اُنکے اہل و
اولاد کے بلانے کیلیے اپنے بھائیوں کے ساتھ دو سو سواریاں
اور کثیر سامان بھیجا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر کا ارادہ
فرمایا اور اپنے اہل کو جمع کیا کل مرد و زن بہتر یا تہتر تن تھے
اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ برکت فرمائی کہ انکی نسل اتنی بڑھی کہ
جب حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ بنی اسرائیل
مصر سے نکلے تو چھ لاکھ سے زیادہ تھے باوجودیکہ حضرت موسیٰ
علیہ الصلاۃ والسلام کا زمانہ اس سے صرف چار سو سال بعد ہے
الحاصل جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے قریب پہنچے تو حضرت
یوسف علیہ السلام نے مصر کے بادشاہ اعظم کو اپنے والد ماجد کی
تشریف آوری کی اطلاع دی اور چار ہزار لشکری اور بہت سے
مصری سواروں کو ہمراہ لیکر آپ اپنے والد صاحب کے استقبال کیلیے
صدہا ریشمی پھریرے اُڑاتے قطاریں باندھے روانہ ہوئے حضرت
یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند یہودا کے ہاتھ پر ٹیک لگائے

جٰهِلُوْنَ ﴿٨٩﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ
نادان تھے ف۱ بولے کیا سچ مچ آپ ہی یوسف ہیں کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا
اَخِيْ ۡ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
بھائی بیشک اللہ نے ہم پر احسان کیا ف۲ بیشک جو پرہیزگاری اور صبر کرے ع۱ تو اللہ نیکوں کا نیگ ضایع
اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا
نہیں کرتا ف۳ بولے خدا کی قسم بیشک اللہ نے آپکو ہم پر فضیلت دی اور بے شک
لَخٰطِــــِٕيْنَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ
ہم خطا وار تھے ف۴ کہا آج ف۵ تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٩٢﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰي وَجْهِ اَبِيْ
سب مہربانوں سے بڑھکر مہربان ہے ف۶ میرا یہ کرتا لیجاؤ ف۷ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو اُن کی
يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ
آنکھیں کھل جائینگی اور اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ جب قافلہ مصر سے جدا ہوا ف۸
قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿٩٤﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ
یہاں اُن کے باپ نے ف۹ کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہے بیٹے بولے خدا کی قسم
اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰي وَجْهِهٖ
آپ اپنی اُسی پرانی خود رفتگی میں ہیں ف۱۰ پھر جب خوشی سنانے والا آیا ف۱۱ اُس نے وہ کرتا یعقوب کے
فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ڌ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا
منہ پر ڈالا اُسی وقت اُسکی آنکھیں پھر آئیں کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں
تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِــــِٕيْنَ ﴿٩٧﴾
جانتے ف۱۲ بولے اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کی معافی مانگیے بیشک ہم خطاوار ہیں
قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا
کہا جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳ پھر جب
دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ
وہ سب یوسف کے پاس پہونچے اس نے اپنے ماں ف۱۴ باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر میں ف۱۵ داخل ہو

منزل ۳

ع ۱۴

الربع

تشریف لارہے تھے جب آپکی نظر لشکر پر پڑی اور آپنے دیکھا کہ صحرا زرق برق سواروں سے گونج رہا ہے فرمایا اے یہودا کیا یہ فرعون مصر ہے جسکا لشکر اس شوکت و شکوہ سے آرہا ہے عرض کیا نہیں یہ حضور کے فرزند یوسف
ہیں علیہ السلام حضرت جبریل نے آپکو متعجب دیکھکر عرض کیا ہوا کی طرف نظر فرمایئے آپکے سرور میں شرکت کیلیے ملائکہ حاضر ہوئے ہیں جو مدتوں آپ کے غم کے سبب روتے رہے ہیں ملائکہ کی تسبیح نے اور گھوڑوں کے
ہنہنانے اور طبل و بوق کی آوازوں نے عجیب کیفیت پیدا کردی تھی یہ محرم کی دسویں تاریخ تھی جب دونوں حضرات والد و ولد و پدر و پسر قریب ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے سلام عرض کرنیکا ارادہ کیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام

علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ توقف کیجئے اور والد صاحب کو ابتداءِ سلام کا موقع دیجئے چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ (یعنی اے غم واندوہ کے دور کرنے والے سلام) اور دونوں صاحبوں نے اتر کر معانقہ کیا اور مل کر خوب روئے پھر اس مزین فرودگاہ میں داخل ہوئے جو پہلے سے آپ کے استقبال کے لئے نفیس خیمے وغیرہ نصب کرکے آراستہ کی گئی تھی یہ دخول حدودِ مصر میں تھا اس کے بعد دوسرا دخول خاص شہر میں ہے جس کا بیان اگلی آیت میں ہے ف۱۴ ماں سے یا خالص والدہ مراد ہیں اگر اس وقت تک زندہ ہوں۔ یا خالہ مفسرین کے اس باب میں کئی اقوال ہیں۔ ف۱۵ یعنی خاص شہر میں۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ

اللہ چاہے تو امان کے ساتھ ف۱ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب ف۲ اس کے لیے

سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ

سجدے میں گرے ف۳ اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے ف۴ بے شک

جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَ

اُسے میرے رب نے سچا کیا اور بیشک اُس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا ف۵

جَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ

اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کرا دی تھی

إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾

بے شک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کر دے بیشک وہی علم و حکمت والا ہے ف۶

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

اے میرے رب بیشک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا

فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ

اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿١٠١﴾ ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ

مجھے مسلمان اٹھا اور اُن سے ملا جو تیرے قربِ خاص کے لائق ہیں ف۷ یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم

نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ

تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم اُن کے پاس نہ تھے ف۸ جب اُنھوں نے اپنا کام پکا کیا تھا اور وہ داؤں

يَمْكُرُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا

چل رہے تھے ف۹ اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے اور تم اِن سے

تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿١٠٤﴾ وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ

اُن سے کچھ اجرت نہیں مانگتے یہ ف۱۰ تو نہیں مگر سارے جہان کو نصیحت اور کتنی نشانیاں ہیں ف۱۱

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ﴿١٠٥﴾

آسمانوں اور زمین میں کہ اکثر لوگ اُن پر گزرتے ہیں ف۱۲ اور اُن سے بے خبر رہتے ہیں

ف۱ جب مصر میں داخل ہوئے اور حضرت یوسف اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے اپنے والدین کا اکرام فرمایا ف۲ یعنی والدین اور سب بھائی ف۳ یہ سجدہ تحیت و تواضع کا تھا جو اُن کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی معظم کی تعظیم کے لیے قیام اور مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدہ تحیت و تعظیم بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں اگرچہ شرک نہیں ف۴ جو میں نے صغر سنی یعنی بچپن کی حالت میں دیکھا تھا ف۵ اس موقع پر آپ نے کنوئیں کا ذکر نہ کیا تاکہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو ف۶ اصحاب تواریخ کا بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں چوبیس ۲۴ سال بہترین عیش و آرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے قریب وفات آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپکا جنازہ ملک شام میں لیجا کر ارض مقدسہ میں آپکے والد حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس دفن کیا جائے اس وصیت کی تعمیل کی گئی اور بعد وفات سال کی لکڑی کے تابوت میں آپکا جسد اطہر شام میں لایا گیا اسی وقت آپکے بھائی عیص کی وفات ہوئی اور آپ دونوں بھائیوں کی ولادت بھی ساتھ ہوئی تھی اور دفن بھی ایک ہی قبر میں کیے گئے اور دونوں صاحبوں کی عمر ایک سو پینتالیس ۱۴۵ سال تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد اور چچا کو دفن کرکے مصر کی طرف واپس ہوئے تو آپنے یہ دعا کی جو اگلی آیت میں مذکور ہے ف۷ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہم السلام انبیاء سب معصوم ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا تعلیم اُمت کیلیے ہے کہ وہ حسن خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کے بعد تیئیس ۲۳ سال رہے اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی آپ کے مقام دفن میں اہل مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا ہر محلہ والے حصولِ برکت کیلیے اپنے ہی محلہ میں دفن کرنے پر مُصر تھے آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپکو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہل مصر فیضیاب ہوں چنانچہ آپ کو سنگ رخام یا سنگ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے آپ کا تابوت شریف نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام کے پاس ملک شام میں دفن کیا ف۸ یعنی برادرانِ یوسف علیہ السلام کے ف۹ باوجود اسکے اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا ان تمام واقعات کو اس تفصیل سے بیان فرمانا غیبی خبر اور معجزہ ہے ف۱۰ قرآن شریف ف۱۱ خالق اور اس کی توحید و صفات پر دلالت کرنے والی ان نشانیوں سے ہلاک شدہ امتوں کے آثار مراد ہیں (مدارک) ف۱۲ اور ان کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن تفکر نہیں کرتے عبرت نہیں حاصل کرتے

منزل ۳

ع ۱۱

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ﴿۱۰۶﴾ أَفَأَمِنُوا
اور اُن میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے ف۱ کیا اس سے
أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ
نڈر ہو بیٹھے کہ اللہ کا عذاب اُنہیں آکر گھیرلے یا قیامت اُن پر اچانک آجائے
بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللّٰهِ
اور اُنہیں خبر نہ ہو تم فرماؤ ف۲ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں
عَلٰى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا أَنَا مِنَ
اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں ف۳ اور اللہ کو پاکی ہے ف۴ اور میں شریک کرنیوالا
الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ
نہیں اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے ف۵ جنہیں ہم وحی کرتے
مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا
اور سب شہر کے ساکن تھے ف۶ تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے نہیں تو دیکھتے
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ
ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا ف۷ اور بیشک آخرت کا گھر پرہیزگاروں
لِلَّذِينَ اتَّقَوْا أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا
کیلئے بہتر تو کیا تمہیں عقل نہیں یہاں تک جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی اُمید نہ رہی ف۸ اور لوگ
أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَشَاءُ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا
سمجھے کہ رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا ف۹ اس وقت ہماری مدد آئی تو جسے ہم نے چاہا بچا لیا گیا ف۱۰ اور ہمارا عذاب
عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي
مجرم لوگوں سے پھیرا نہیں جاتا بیشک اُن کی خبروں سے ف۱۱ عقلمندوں کی آنکھیں کھلتی ہیں
الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ
ف۱۲ یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں ف۱۳ لیکن اپنے سے اگلے کاموں کی ف۱۴ تصدیق ہے
يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۱۱۱﴾ ع
اور ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت

ف۱ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رد میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی خالقیت و رزاقیت کا اقرار کرنے کے ساتھ بت پرستی کرکے غیروں کو عبادت میں اسکا شریک کرتے تھے ف۲ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مشرکین سے کہ توحید الٰہی اور دین اسلام کی دعوت دینا ف۳ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب احسن طریق اور افضل ہدایت پر ہیں یہ علم کے معدن ایمان کے خزانے رحمٰن کے لشکر ہیں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا طریقہ اختیار کرنیوالوں کو چاہیے کہ گزرے ہوؤں کا طریقہ اختیار کریں وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جنکے دل اُمت میں سب سے زیادہ پاک علم سب سے عمیق تکلف سب سے کم ایسے حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت اور اُنکے دین کی اشاعت کے لیے برگزیدہ کیا۔ ف۴ تمام عیوب و نقائص اور شرکاء و اضداد و انداد سے ف۵ نہ فرشتے نہ کسی عورت کو نبی بنایا گیا یہ اہل مکہ کا جواب ہے جنھوں نے کہا تھا کہ اللہ نے فرشتوں کو کیوں نہ نبی بناکر بھیجا انھیں بتایا گیا کہ یہ کیا تعجب کی بات ہے پہلے ہی سے کبھی فرشتے نبی ہوکر نہ آئے ف۶ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل بادیہ اور جنات اور عورتوں میں سے کبھی کوئی نبی نہیں کیا گیا ف۷ انبیاء کے جھٹلانے سے کس طرح ہلاک کیے گئے ف۸ یعنی لوگوں کو چاہیے کہ عذاب الٰہی میں تاخیر ہونے اور عیش و آسائش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہو جائیں کیونکہ پہلی اُمتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جا چکی ہیں یہانتک کہ جب اُنکے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور بہ اسباب ظاہر رسولوں کو قوم پر دنیا میں ظاہر عذاب آنے کی اُمید نہ رہی (ابو السعود) ف۹ یعنی قوموں نے گمان کیا کہ رسولوں نے انہیں جو عذاب کے وعدے دیے تھے وہ پورے ہونیوالے نہیں (مدارک وغیرہ) ف۱۰ اپنے بندوں میں سے یعنی اطاعت کرنیوالے ایماندار ونکو بچا لیا ف۱۱ یعنی انبیاء کی اور اُن کی قوموں کی ف۱۲ جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے واقعہ سے بڑے بڑے نتائج نکلتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ صبر کا نتیجہ سلامت و کرامت ہے اور ایذا رسانی و بدخواہی کا انجام ندامت اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والا کامیاب ہوتا ہے اور بندے کو سختیوں کے پیش آنے سے مایوس نہ ہونا چاہیے رحمت الٰہی دستگیری کرے تو کسی کی بدخواہی کچھ نہیں کرسکتی اس کے بعد قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے ف۱۳ جسکو کسی انسان نے اپنی طرف سے بنالیا ہو کیونکہ اسکا اعجاز اُس کے من اللہ ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے ف۱۴ توریت انجیل وغیرہ کتب الٰہیہ کی۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

منزل ۳

ع ۱۲ ۶